الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ

منجانب:- سُنّی رِضوی کُتب خانہ

گلشن کالونی فیصل آباد ☎ 628319

وَرَفَعنَالَکَ ذِکرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر،
بول بالا ہے تیرا، ذکر ہے اونچا تیرا

ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر

عاشقِ مدینہ فقیہ عصر حضرت علامہ مولانا مفتی
حافظ محمد احسان الحق قادری رضوی
رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام: محمد باغ علی رضوی

ناشر
سنی رضوی کتب خانہ
گلشن کالونی نڑوالا روڈ۔ فیصل آباد فون ۶۲۸۳۱۹

نام کتاب ــــــــ ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر ــــــــ حضرت علامہ حافظ محمد احسان الحق قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام ــــــــ محمد تابغ علی رضوی

کتابت ــــــــ احمد علی بھٹہ

ناشر ــــــــ سُنّی رضوی کتب خانہ

صفحات ــــــــ ۳۲

تعداد ــــــــ ۱۱۰۰

تاریخ اشاعت ــــــــ اکتوبر ۱۹۹۹ء

ہدیہ ــــــــ ۱۵ روپے

ملنے کے پتے

- مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسّلام گوجرانوالہ
- ہجویری مسجد چھتری والی گراؤنڈ جناح کالونی فیصل آباد
- نوریہ رضویہ پبلی کیشنز ۱۱ گنج بخش روڈ لاہور
- نوری بک ڈپو، امین پور بازار فیصل آباد
- مکتبہ سعیدیہ ــ جامعہ قادریہ رضویہ مصطفےٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فقیہ عصر مناظر اہل سنت حضرت مولانا علامہ الحاج الحافظ محمد احسان الحق قادری رضوی علیہ الرحمہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں، وہ جید عالم دین بے مثال مدرس، شعلہ نوا مقرر، لاجواب فقیہ اور تجربہ کار مناظر تھے۔ انہوں نے تقریر و تحریر کے ذریعہ دین حق اور مسلک اہل سنت و جماعت کی جو تبلیغ کی ہے ایک زمانہ اس کا معترف ہے۔ جن حضرات کو حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ کی تقریر سننے یا تحریر پڑھنے کا موقع ملا ہے وہ اس حقیقت کا برملا اعتراف کرتے ہیں کہ ان کی تقریریں اور تحریریں قرآن پاک، احادیث مبارکہ اقوال بزرگان دین کے حوالوں اور معیاری اشعار سے مزین ہوا کرتی تھیں خصوصاً اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے اشعار کا برمحل استعمال حضرت کا دلنواز معمول تھا۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تفسیر حضرت نے اپنی حیات ظاہری میں قلمبند کی تھی جسے اب کتابی صورت میں شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس تفسیر میں حافظ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کی رفعت اور بلندی کو قرآن پاک، احادیث مبارکہ اور اقوال بزرگان دین کے حوالوں کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اشعار کے برمحل استعمال

نے تحریر کو مزید دلنشیں بنا دیا ہے۔ اندازِ تحریر شگفتہ بھی ہے اور عالمانہ بھی۔ تسلسل اور روانی کا یہ عالم ہے کہ کہیں بھی جھول پیدا نہیں ہوتا۔ آخر میں مختلف اوقات میں مختلف مقامات اور اشیا پر قدرتِ خداوندی کے تحت رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اسمِ گرامی کا ظاہر ہونا اور لکھا ہوا پایا جانا تاریخی حوالوں سے ثابت کیا ہے۔ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ کتاب ایمان کی پختگی، رُوح کی بالیدگی، نظر کی روشنی اور اہلِ ذوق حضرات کے ذوق کی تسکین کا باعث ہوگی۔

آخر میں تحدیثِ نعمت کے طور پر یہ عرض کرنا فخر کا باعث سمجھتا ہوں کہ مجھے حضرت علیہ الرحمہ سے نہ صرف شرفِ تلمذ حاصل ہے بلکہ زمانہ طالبعلمی میں بھی اور بعد میں آپ مجھے خصوصی شفقتوں سے نوازتے رہے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ

محمد افضل کوٹلوی ایم۔اے

ناظم جامعہ قادریہ رضویہ

مصطفیٰ آباد فیصل آباد

۵

نعت

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

زہے عزّت و اعتلائے محمدؐ — کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمدؐ
مکاں عرش اُن کا فلک فرش اُن کا — مَلک خادمانِ سرائے محمدؐ
خُدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خُدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ
عجب کیا اگر رحم فرمالے ہم پر — خُدائے محمّدؐ، برائے محمدؐ
بسی عطرِ محبوبیٔ کبریا سے — عبائے محمّدؐ، قبائے محمدؐ
دمِ نزع جاری ہو، میری زباں پر — محمّدؐ محمّدؐ خدائے محمدؐ
عصائے کلیم، اژدہائے غضب تھا — گِروں کا سہارا، عصائے محمدؐ
میں قُرباں کیا پیاری پیاری ہے نسبت — یہ آنِ خدا، وُہ خُدائے محمدؐ
خُدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے — جو آنکھیں ہیں، محوِ لقائے محمدؐ
اجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا — بڑھی ناز سے جب دُعائے محمدؐ

رضا پُل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے رَبِّ سَلِّم صدائے محمدؐ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ○ (سورہ الم نشرح آیت ۴)

ترجمہ : اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔

معزز حضرات ایک عام قاعدہ ہے کہ استاد کے ذکر کو اس کا شاگرد اور مرشد کے ذکر کو اسکا مرید صادق اور سخی کے ذکر کو اس کے در کا بھکاری و سوالی بلند کرتا ہے لیکن محبوبِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ عظیم و جلیل شخصیت ہیں کہ آپ کے ذکر شریف کو خود خدا تعالیٰ نے بلند فرمایا ہے۔

فرش و عرش پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر

قرآن و حدیث کے مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر شریف کا چرچا اس قدر زیادہ کیا ہے کہ فرشِ زمین سے لے کر عرشِ بریں تک کی ہر چیز کو آپ کی عظمتِ شان سے آگاہ فرما دیا۔ اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان رحمہ اللہ بریلوی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

ہدیہ صلوٰۃ و سلام

آسمانوں پر آپ کا چرچا ایسا ہوا کہ تمام آسمانوں کے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر وقت آپ کی بارگاہ میں دُرُود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید پارہ ۲۲ سُورہ احزاب میں ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے دُرُود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر۔

کائنات کا ہر ذرّہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتا ہے،

زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر شریف کا چرچا ہونے کا ایک معنی یہ ہے کہ سرکش جنّوں اور سرکش انسانوں کے علاوہ کائنات کا ہر ذرّہ آپ کے نبی و رسول ہونے کا یقین رکھتا ہے۔ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی عظمت و برتری کا علم عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ شَیْءٌ اِلَّا یَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا عَاصِی الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔

کافر جنّوں اور کافر انسانوں کے علاوہ آسمان و زمین کے مابین

جو کچھ ہے اسے میرے رسول ہونے کا یقین ہے۔ (شفا شریف صفحہ ۲۰۶ ج ۱)

ناقۂ عضباء کا عجیب واقعہ

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اُونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا۔ جب یہ اُونٹنی جنگلات میں چرا کرتی تو جنگل کی گھاس خود بخود اس کے قریب ہو جاتی تاکہ یہ اسے بلا تکلّف کھا لے۔ اور جنگل کے تمام درندے اس کا راستہ چھوڑ کر دُور ہٹ جاتے تاکہ یہ کسی قسم کا خطرہ محسوس نہ کرے۔ اور بزبانِ فصیح کہا کرتے تھے کہ

اِنَّكِ لِمُحَمَّدٍ۔

اے عضباء ہم تیرا ادب و احترام اس لیے کرتے ہیں کہ
تُو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سواری ہے۔

(شفا شریف صفحہ ۲۰۶ جلد ۱)

معلوم ہُوا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کا اس قدر چرچا فرمایا ہے کہ جنگل میں رہنے والے درندے اور زمین سے اُگنے والی گھاس تک کو حضور کا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُونٹنی کا علم عطا فرما دیا۔

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بارکَ اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

یہی وجہ ہے کہ جب آپ نے دعوائے نبوّت فرمایا اور توحید و رسالت پر ایمان لانے کا حکم دیا تو پتھروں کے اندر سے بھی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

کی آوازیں آئیں۔

شعر

جس وقت گواہی کی ہوئی ان کو ضرورت
بُت بول اُٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی

جگہ جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام قلمِ قدرت نے لکھ دیا

اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر شریف کو کئی طرح بلند فرمایا گیا ہے لیکن مجھے اس وقت صرف یہ بتانا ہے کہ قلمِ قدرت نے زمین و آسمان میں جگہ جگہ آپ کے نامِ نامی اسمِ گرامی کو لکھ کر ذرّاتِ عالم کو آپ کی ذاتِ بابرکات سے آگاہی مرحمت فرمائی اور انہیں آپ کے نام کے انوار سے مستنیر و مستفیض فرمایا۔

عرشِ اعظم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک

سیّد المفسّرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عیسےٰ علیہ السلام کو فرمایا:

یَا عِیْسٰی اٰمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَّ مُرْ مَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْ اُمَّتِکَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِہٖ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ

اٰدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ
وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ
فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
فَسَكَنَ ۔

ترجمہ : اے عیسٰی (علیہ السلام) میرے محبوب محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
پر خود بھی ایمان لاؤ اور اپنی اُمّت کو حکم دو کہ جو ان کے زمانہ
رحمت کو پائے ان پر ایمان لائے کیونکہ اگر محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم)
نہ ہوتے تو میں نہ آدم (علیہ السلام) کو پیدا کرتا (نہ انکی ذرّیت کو)
اور نہ جنّت و نار کو (ان کی عظمتِ شان کا یہ عالم ہے) کہ جب
میں نے پانی کے اُوپر عرش کو بنایا تو عرش بے تاب و مضطرب
تھا تو میں نے اس پر
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
لکھا، (میرے اور میرے محبوب کے نام کی برکت سے) عرش
کی بے چینی جاتی رہی اور اس کو سکون و اطمینان ہو گیا۔
(فتاوٰی حدیثیہ صنہ ۱۶ ۔ سیرۃ حلبیہ ص ۲۱۱ جلد ۱)

دِل کی بیقراری کا واحد علاج

ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں عرش معلّٰے کے گھیرے میں ہیں۔ زمین و
آسمان میں پیدا ہونے والی ہر چیز کا عرش معلّٰے نے احاطہ کیا ہوا ہے اس کے

ضمن میں فرشتے بھی ہیں اور انسان بھی، جنّات بھی ہیں اور حیوانات بھی جمادات بھی ہیں اور نباتات بھی۔ مفردات بھی ہیں اور مرکبّات بھی۔ عناصرِ اربعہ بھی ہیں اور ان سے ترکیب پانے والی اشیاء بھی۔ تو جب عرشِ معلّٰی (جس نے ان تمام اشیاء کا احاطہ کیا ہُوا ہے) کی بیقراری و بے تابی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نام کی برکت کے بغیر نہیں جا سکتی تو وُہ چیزیں جو ہر وقت عرش کے احاطہ میں ہیں ان کی بیقراری و بے تابی آپ کے نام کے بغیر کس طرح جا سکتی ہے۔

لہٰذا ہر بے قرار و بے تاب انسان کو چاہیئے کہ وُہ رسُولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مُبارک کا خُوب خُوب ورد کرے اور آپ کی شریعتِ مطہرہ کی پیروی اور سُنّتِ مقدّسہ کی اطاعت پُورے طور پر بجا لائے تاکہ بے قراری کے مرض اور بے تابی کے دُکھ سے نجات پا کر چین و سکون حاصل کرے۔ اس بیماری کا علاج اس کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ:

نام ہی نام ہے جو کچھ ہے حقیقت کے سوا
راستہ کوئی نہیں ان کی شریعت کے سوا
فرض و واجب کے مراتب کا یہاں ہوش کہاں
مذہبِ عشق میں بولی نہیں سُنّت کے سوا
شامیانہ نہیں خورشیدِ قیامت کے لیے
کالی کملی کے سوا چادرِ عترت کے سوا

لوحِ محفوظ پر سب سے پہلے اللہ جل جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا گیا

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جب قلم کو پیدا فرمایا تو اسے حکم دیا کہ "اُکْتُبْ" لکھ اس نے عرض کی "مَاذَا اَکْتُبُ" کیا لکھوں، فرمایا:

اُکْتُبِ الْقَدْرَ مَاکَانَ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلَی الْاَبَدِ۔

روزِ اوّل سے روزِ آخر تک جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونیوالا ہے وہ سب کا سب لکھدے۔

(ترمذی شریف ص ۳۸ جلد ۲)

تو قلم نے حسب الحکم سب کچھ لکھدیا اور سب سے پہلے مندرجہ ذیل الفاظ لکھے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِیْ۔

ترجمہ: **اللہ** کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ میں **اللہ** ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم میرے رسول ہیں۔ (سیرتِ حلبیہ ص ۲۱۱ جلد ۱)

ماکان و مایکون کا علم

اس سے معلوم ہوا کہ **اللہ** تعالیٰ جل جلالہ جو "کُن" کہہ کر ایک آن میں جو

چاہے پیدا کر سکتا ہے اس نے صرف "اُکْتُبْ" کہہ کر قلم کو تمام مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا علم عطا فرما دیا۔

نیز معلوم ہوا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ تمام مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا علم رکھتے ہیں یہ شرک ہرگز نہیں ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ اُکْتُبْ کہہ کر قلم کو تمام مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا علم بخش سکتا ہے اور اس میں شرک لازم نہیں آتا تو حضرت محبوبِ حق صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لیے اتنا علم ماننے کی صورت میں کس طرح شرک لازم آتا ہے۔

قصیدہ بُردہ کا ایک شعر

امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لوح وقلم کا علم حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے علم کا حصّہ ہے۔ شعر ملاحظہ ہو:

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ترجمہ: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ) یہ دُنیا اور وُہ آخرت دونوں آپ کی سخاوت کے سبب سے ہیں اور لوح وقلم کے تمام علوم آپ کے علوم کا حصّہ ہیں۔

کیا کوئی مشرک ساز مفتی امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ پر بھی فتویٰ شرک لگائے گا!

حضرت آدم علیہ السلام کی حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت

حضرت ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت سیدنا شیث علیہ السلام کو مندرجہ ذیل وصیت فرمائی:

كُلَّمَا ذَكَرْتَ اللّٰهَ فَاذْكُرْ اِلٰى جَنْبِهٖ اِسْمَ مُحَمَّدٍ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ اِسْمَهٗ مَكْتُوْبًا عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ وَاَنَا بَيْنَ الرُّوْحِ وَالطِّيْنِ ثُمَّ اِنِّىْ طُوِّفْتُ فَلَمْ اَرَ فِى السَّمَاءِ مَوْضِعًا اِلَّا رَاَيْتُ اِسْمَ مُحَمَّدٍ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ وَلَمْ اَرَ فِى الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا غُرْفَةً اِلَّا وَرَاَيْتُ اِسْمَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ اِسْمَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْتُوْبًا عَلٰى نُحُوْرِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَعَلٰى قُضْبَانِ آجَامِ الْجَنَّةِ وَعَلٰى وَرَقِ شَجَرَةِ طُوْبٰى وَعَلٰى وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَعَلٰى اَطْرَافِ الْحُجُبِ وَبَيْنَ اَعْيُنِ الْمَلٰٓئِكَةِ فَاَكْثِرْ ذِكْرَهٗ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَذْكُرُهٗ فِىْ كُلِّ سَاعَاتِهَا

ترجمہ: اے میرے فرزند جب تو اللہ تعالیٰ کے نام کا ورد کرے تو اس کے ساتھ ہی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا ورد بھی کیا کر۔ اس لیے کہ میں نے آپ کا نام

عرشِ معلّٰی پر اور اس وقت میں رُوح اور مٹی کے درمیان تھا پھر مجھے پھرایا گیا، اور آسمانوں میں ہر جگہ پر، اور جنّت کے محلّات و بالا خانوں پر اور حوروں کے سینوں پر، اور جنّت کے درختوں کی شاخوں پر، اور درخت طوبٰی و درخت سدرہ کے پتّوں پر، اور پردوں کے کناروں پر، اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیانی حصّہ پر لکھا دیکھا۔ تو اے میرے فرزند ان کا ذکر شریف بکثرت کیا کر، کیونکہ اللّٰہ کے فرشتے ہر وقت ان کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ (فتاویٰ حدیثیہ صـ۱۸۲ - صـ۱۸۳)

محفلِ مِیلاد مُبارک

وُہ لوگ جو آئے دِن محفلِ میلاد مُبارک منعقد کرنے سے روکتے رہتے ہیں انہیں ابُوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی مندرجہ بالا وصیّت سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ جب اللّٰہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کے پاک فرشتے اللّٰہ کے حکم سے ہر وقت اس کے پیارے محبُوب حضرت محمّد رسُول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کا ذکر شریف کرتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام اپنے صاحبزادہ کو ذکرِ مُصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی خصُوصیّت کے ساتھ وصیّت فرماتے ہیں تو محفل ذکرِ مُصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے ناجائز و حرام ہونے کا فتوٰی لگانا کس قدر حماقت و جہالت، گمراہی و بے دینی ہے۔ ایسا شخص رسُول اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا اُمّتی کہلانے کا ہرگز حق نہیں رکھتا۔

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہُوں اُمّت رسُول اللّٰہ کی

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری پر اسم اقدس

خدا تعالیٰ جل مجدہ کے پیارے پیغمبر سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ایک دن
اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں عرض کی:

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ
مِّنْۢ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت
عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ بے شک تو ہی ہے
بڑا دینے والا۔ (پارہ ۲۳ واں سورہ صٓ ع ۳)

آپ کی دعا قبول ہو گئی اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آپ کو انگشتری میں رکھنے
کے لیے ایک نگینہ عطا فرمایا۔ آپ نے اسے انگشتری میں رکھ کر پہن لیا۔ نگینہ
ایسا بابرکت تھا کہ اس کے پہنتے ہی آپ شہنشاہِ وقت بن گئے۔ انسان بھی،
اور جنات بھی آپ کے زیرِ فرمان ہو گئے۔ جنات کے علاوہ پرندے درندے
بہائم سب آپ کی اطاعت کرتے اور آپ کی اجازت کے بغیر کہیں نہ جاتے
اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فضل سے ہوائیں بھی آپ کے لیے مسخر ہو گئیں آپ جس
جگہ تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تختِ اقدس پر بیٹھ کر ہوا کو حکم دیتے
وہ آپ کے تخت کو اٹھا کر جہاں چاہتے لے جاتی۔ آپ کی یہ بے مثال سلطنت
زمین کے کسی خاص خطہ پر قائم نہ ہوئی تھی بلکہ تمام روئے زمین پر قائم تھی۔
اس نگینہ کی یہ برکت و عظمت نامِ اقدس سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی بدولت تھی۔ حدیث شریف میں ہے حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں:

اِنَّ فَصَّ خَاتَمِ سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ کَانَ سَمَاوِیًا
اَیْ مِنَ السَّمَآءِ اُلْقِیَ اِلَیْہِ فَوَضَعَہٗ فِیْ خَاتَمِہٖ
اَیْ وَکَانَ بِہٖ اِنْتِظَامُ مُلْکِہٖ وَکَانَ
نَقْشُہٗ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ

ترجمہ: حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری کا نگینہ آسمان سے نازل ہوا
تھا۔ آپ نے اسے انگشتری میں رکھ لیا تھا اسی کے سبب
سے آپ کے ملک کا انتظام چلتا تھا، اور اس میں درج ذیل
الفاظ نقش تھے:

اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ

میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم
میرے بندے اور رسول ہیں۔ (سیرۃ حلبیہ ص۲۱)

معلوم ہوا کہ اگرچہ ہمارے پیغمبر حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام پیغمبروں
کے بعد دنیائے عالم میں جلوہ گر ہوئے، لیکن آپ کے ظہور سے پہلے
بھی آپ کے نام مبارک سے استفادہ کیا جاتا رہا۔ صرف امت ہی نہیں بلکہ
پیغمبر علیہم السلام بھی آپ کی برکتوں سے نفع پاتے رہے۔ نیز یہ عقدہ کھلا
کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام ہمارے پیارے پیغمبر حضرت **محمد** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نائب ہونے کی حیثیت سے حکومت فرماتے تھے حقیقۃً اس وقت بھی

سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلطنت و بادشاہی کا تاج اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا تھا۔ ؎

کیوں نہ ہو تم مالکِ مُلکِ خُدا مِلکِ خُدا
سب تمہارا ہے خُدا ہی جب تمہارا ہو گیا

پتھّر پر اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ و رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام پاک

ایک دن سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پیغمبرِ اسلام حضرت محمدؐ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کچُھ ایسے فضائل سُناؤ جن کا تعلّق آپ کی ولادت مُبارکہ سے پہلے ہو۔ اُنہوں نے فرمایا کہ سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس ایک پتھّر تھا جس پر قدرتی طور پر مندرجہ ذیل الفاظ لکھے تھے : پہلی سطر میں :

اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۔

میں اللہ ہُوں میرے سِوا کوئی معبُود نہیں، تو میری عبادت کیجیے۔ لکھا تھا ــــ اور دُوسری سطر میں :

اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلِیۡ طُوۡبٰی لِمَنۡ اٰمَنَ بِہٖ وَاتَّبَعَہٗ ۔

میں اللہ ہُوں میرے سِوا کوئی معبود نہیں ـ پیارے محمّدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میرے رسُول ہیں، جس شخص نے انہیں مانا اور ان کی پیروی کی اس کے لیے طوبیٰ ہے۔

اور تیسری سطر میں :

اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا اَلحَرَمُ لِیْ وَالْکَعْبَۃُ بَیْتِیْ مَنْ دَخَلَ اٰمَنَ مِنْ عَذَابِیْ -

میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، زمین حرم میری ہے اور کعبہ میری رحمت کا گھر ہے، جو شخص کعبہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے محفوظ رہا۔ (سیرۃ حلبیہ ص ۲۱۰ جلد - ۱)

درختوں کے پتوں اور پھولوں کی پنکھڑیوں پر اللہ جل جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک

چند حکایات

علامہ علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ چند حکایات ذکر فرماتے ہیں:

سیرۃ حلبیہ ص ۲۱۲، ص ۲۱۳ -

حکایت نمبر ۱ - کچھ مسلمان ہندوستان پر جہاد کرنے کی غرض سے گئے تو اچانک وہ ایک جنگل میں چلے گئے وہاں انہوں نے ایک درخت دیکھا جس کے تمام پتے سرخ تھے اور ہر پتے پر سفید حرفوں میں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط لکھا تھا۔

حکایت نمبر ۲ - ایک صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جزیرہ میں ایک بہت بڑا درخت دیکھا جس کے بڑے بڑے پتے تھے اور ان سے نہایت نفیس خوشبو آتی تھی ان پتوں کا رنگ سبز تھا اور ان پر قلم قدرت نے واضح طور پر یہ الفاظ پہلی سطر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسری سطر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

سفید و سُرخ دو رنگوں میں لکھے تھے۔

تیسری سطر میں:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

اللہ کا پسندیدہ دین صرف اِسلام ہے۔

حکایت نمبر۳۔ ایک اور صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے ہندوستان کے ایک گاؤں میں گلاب کا ایک درخت دیکھا جس کے پھُولوں کا رنگ سیاہ تھا مگر بہت خوشبودار تھے۔ ان پھُولوں کی ہر پنکھڑی پر سفید حرفوں میں یہ مُبارک کلمہ لکھا ہُوا تھا:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ وَعُمَرُ الْفَارُوْقُ۔

اللہ کے سِوا کوئی معبُود نہیں، حضرت محمدؐ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کے رسُول ہیں۔ حضرت ابُوبکر سچ بولنے والے تصدیق کرنیوالے حضرت عمُر حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے۔ (رضی اللہ عنہما)۔

اسی بزرگ کا بیان ہے کہ مجھے اس معاملہ میں اشتباہ ہُوا اور میں نے یہ خیال کیا کہ ان پنکھڑیوں پر کسی شخص نے یہ کلمات خود لکھے ہیں اس کی تحقیق کرنے کو میں نے ایک ناشگفتہ غنچہ لیا اور اسے اپنے ہاتھ سے کھولا اس کے اندر سے جتنی بھی پھُول کی پتیاں نکلیں ان سب پر یہ مُبارک کلمات صاف لکھے ہوئے تھے۔ پھر میں نے جستجو کی تو معلوم ہوا کہ اس بستی میں اس قسم کے اور بہت سے پھُول ہیں۔ اور تعجب اس بات پر ہُوا کہ وہاں کے باشندے

سب کے سب پتھروں کی پوجا کرتے تھے۔ ع

زخاکِ مکّہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبیست

حکایت نمبر۴ ۔ ابن مرزوق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قصیدہ بُردہ کی شرح میں اسی قسم کا ایک واقعہ ذکر فرمایا ہے کہ ایک درخت کے پھول پر پیلے حرفوں میں لکھا ہُوا تھا:

بَرَاءَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے چھوٹنے اور جنّت میں داخل ہونے کی سند کلمہ طیّبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط ہے۔

حکایت نمبر۵ ۔ ایک اور صاحب کا بیان ہے کہ میں نے ایک درخت دیکھا جس کا پھل بادام کے مشابہ تھا اس کے دو چھلکے تھے جب اسے توڑا جاتا تو اس کے اندر سے ایک سبز پتّا لپٹا ہوا نکلتا تھا اس پتّا پر جلی قلم کے ساتھ قدرت نے سُرخ حرفوں میں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط لکھا ہُوا تھا۔

وَهُمْ يَتَبَرَّكُوْنَ بِتِلْكَ الشَّجَرَةِ وَيَسْتَسْقُوْنَ بِهَا اِذَا مُنِعُوا الْغَيْثَ ۔

وہاں کے باشندے اس درخت کو متبرک سمجھتے تھے اور اگر وہ کسی وقت قحط میں مبتلا ہو جاتے تو اس درخت کے وسیلہ

سے اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرتے۔

حکایت نمبر ۶ - اسی کی مثل ایک اور صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک درخت دیکھا جس کے پتّے سبز تھے اور ہر پتّے پر لکھا تھا:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

یہ حرف گو سبز رنگ میں لکھے تھے لیکن ان کا رنگ پتّوں کے رنگ سے بہت شوخ تھا۔ وہاں کے لوگ بُت پرست تھے اُنھوں نے اس درخت کی قدر نہ کی اور اسے کاٹ دیا تو دوبارہ اس کی جڑیں پھوٹ پڑیں اور بہت جلد پہلے کی طرح عظیم الشّان درخت بن گیا۔ ان لوگوں نے پھر کاٹا اور اب کی مرتبہ اس پر سیسہ بھی پگھلا کر ڈالا، لیکن خدا کی قدرت کہ وُہ کامیاب نہ ہوسکے۔ پہلے تو جڑ سے ایک شاخ پھوٹا کرتی تھی اور اب سیسہ کی چاروں طرف چار شاخیں نکلیں اور ہر شاخ پر لکھا تھا:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

مجبُور ہو کر ان لوگوں نے قدرت کا مقابلہ کرنا چھوڑ دیا اور اپنی شکست تسلیم کر لی اور اس درخت کو متبرّک درخت سمجھنا شروع کر دیا۔

وَلَيَسْتَشْفُوْنَ بِهَا مِنَ الْمَرَضِ اِذَا اشْتَدَّ ا۔

اور جب ان سے کوئی شخص سخت بیماری میں مبتلا ہوتا تو

اس درخت کے وسیلہ سے اس کے لیے شفا طلب کرتے

لطیفہ: کہتے ہیں کہ ایک کانگریسی مولوی صاحب کو ندا یارسُول اللہ سے حد درجہ چڑ تھی، ان کی مجلس میں اگر کوئی شخص "گاندھی جی کی جے" یا

"جواہر لال نہرو کی جَے" یا مولوی صاحب کانگریسی کی جَے یا مولوی صاحب کانگریسی زندہ باد کے نعرے لگاتا تو موصُوف کا خوشی سے چہرہ کھل جاتا اور اگر کوئی مسلمان "یا رسُول اللہ" (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نعرہ لگاتا تو انہیں سخت تکلیف ہوتی اور اس بیچارے کو ایک ہی سانس میں کم از کم دس گیارہ مرتبہ مشرک، کافر، بدعتی، جہنمی، جیسے الفاظ کا وِرد کرنا پڑتا۔

ایک دفعہ موصُوف ایک مسجد میں گئے، اہلِ محلّہ نے مسجد کے سامنے والی دیوار پر ایک جانب "یا اللہ" اور دُوسری جانب "یا رسُول اللہ" لکھا تھا۔ "یا رسُول اللہ" کو دیکھتے ہی وُہ آگ بگولا ہو گئے اور دل میں کہنے لگے کہ اہلِ محلّہ نے اپنی جہالت کی وجہ سے اس "شرکیہ" لفظ کو یہاں پر لکھ دیا ہے۔ اچھا خیر! رات آنے دو مٹا کر رہوں گا۔ رات کے وقت جبکہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے تو "اس پیارے نام پر" مولوی کانگریسی صاحب نے چُونا پھیر دیا، اور جلدی مسجد سے باہر نکل گئے تاکہ کوئی دیکھ نہ لے۔ صبح کو جب مسجد میں آئے تو کانگریسی مولوی کی اس حرکت کو دیکھ کر غمگین بھی ہوئے اور خوش بھی۔

انہیں غم اس بات کا تھا کہ مسجد خانۂ خُدا میں ایک کافر ہندو نے اپنے ناپاک اور پلید قدموں کے ساتھ کیوں داخل ہُوا۔ غلامانِ حبیبِ پاک آج تک یہی سمجھے ہوئے تھے کہ لفظِ اسمِ مُبارک "یا رسُول اللہ" کو کوئی مُسلمان نہیں مٹاتا۔ ایسی ناپاک حرکت ہندو اور سکھ ہی کیا کرتے ہیں۔ اور خوشی اس لیے تھی کہ چُونا پھیرنے سے لفظِ محترم "یا رسُول اللہ" مٹا نہیں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ خوشنما اور خوبصورت نظر آتا ہے۔ ازاں بعد کانگریسی مولوی صاحب نے تہیّہ کر لیا کہ اب کی مرتبہ

رات کو یہ "مشرکیہ کلمہ" کھرچ دوں گا۔ (العیاذ باللہ) چنانچہ اس نے اپنے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق اسے کھرچا تو یہ دیکھ کر حد درجہ حیران ہوا کہ یہ پیارا نام مٹا نہیں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ روشن ہو چکا ہے کیونکہ پہلے تو دیوار پہ لکھا ہوا تھا اور اب دیوار میں کندہ ہو چکا ہے اور اس کے نقوش پہلے کی نسبت اب زیادہ پختہ و مضبوط ہو چکے ہیں۔

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالےٰ تیرا

انگور پر اسمِ مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حکایت نمبر ۷۔ ۸۰۰ھ یا ۸۰۹ھ میں ایک انگور کا دانہ پایا گیا، جس کو کئی لوگوں نے دیکھا تھا، اس پر قلمِ قدرت نے واضح طور پر کالے رنگ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) لکھا تھا۔

مچھلی پر کلمہ طیبہ

حکایت نمبر ۸ - یونہی ایک شخص نے مچھلی کا شکار کیا اس مچھلی کے

دائیں طرف :

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھا تھا، اور بائیں طرف :

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

وہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے مچھلی کو قید میں رکھنا پسند نہ کیا اس کے احترام کی خاطر اسے دریا میں چھوڑ دیا۔

حکایت نمبر ۹ - اسی طرح بعض لوگوں نے بحرِ مغرب میں سے ایک مچھلی پکڑی جس کا رنگ سفید تھا اور قد ایک بالشت، اس کے ایک کان پر :

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تھا، اور دوسرے کان پر :

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

پھر اسے انھوں نے دریا میں احتراماً چھوڑ دیا۔

حکایت نمبر ۱۰ - مچھلی کے متعلق ایک تیسری روایت میں ہے کہ اس کی گردن کی پشت پر :

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط لکھا تھا۔

سبز رنگ کے کیڑے پر کلمہ طیبہ

حکایت نمبر ۱۱ - حضرت عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

کہ ہم رسولِ اقدس سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک پرندہ اُڑتا ہُوا آیا اس کی چونچ میں ایک سبز بادام تھا اس نے وُہ بادام مجلس میں ڈالدیا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وُہ بادام اُٹھا کر جو دیکھا تو اس میں ایک سبز رنگ کا کیڑا تھا، جس پر پیلے رنگ میں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ لکھا ہُوا تھا۔

بادل پر کلمہ طیبہ

حکایت نمبر ۱۲۔ تاریخ دان روایت کرتے ہیں کہ طبرستان میں کچھ لوگ ایسے آباد تھے جو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ

کے تو قائل تھے لیکن سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوّت و رسالت کے قائل نہ تھے۔ ایک دفعہ عجیب واقعہ پیش آیا کہ سخت گرمی کے دن تھے ان کی بستی پر اچانک بادل چھا گیا۔ بادل سفید تھا اور سخت گہرا تھا، رفتہ رفتہ اس بستی کے اطراف میں پھیل گیا۔ جب زوال کا وقت ہوا تو اچانک بادل پر نہایت صفائی کے ساتھ قلمِ قدرت نے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

لکھ دیا، جسے تمام لوگوں نے دیکھا اور نمازِ عصر تک برابر دیکھتے رہے۔ اس غیبی و قدرتی ہدایت نامہ کا ان لوگوں پر بہت اثر ہُوا۔ تمام لوگوں نے توبہ کی اور بہت سے عیسائی و یہُودی بھی مسلمان ہُوئے۔

دو یتیم بچّوں کے خزانہ پر کلمہ طیّبہ

حکایت نمبر ۱۳۱ - حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو یتیم بچّوں کے جس خزانے کو محفوظ رکھنے کے لیے حضرت خضر علیٰ نبیّنا و علیہ السلام نے دیوار بنائی تھی وُہ خزانہ سونے کا تختہ تھا جس پر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ یَنْصَبُ اَیْ یَنْصَبُ عَجِبْتُ لِمَنْ ذَکَرَ النَّارَ ثُمَّ یَضْحَكُ عَجِبْتُ لِمَنْ ذَکَرَ الْمَوْتَ ثُمَّ غَفَلَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحیم ہے۔ تعجّب ہے اس شخص پر جو اللہ کی تقدیر پر ایمان لا کر مبتلائے رنج ہوتا ہے۔ تعجّب ہے اس شخص پر جو جہنّم کو یاد کر کے پھر ہنستا ہے۔ تعجّب ہے اس شخص پر جو موت کو یاد کر کے پھر غافل رہتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمّد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ جلّ جلالہٗ کے رسُول ہیں۔

◎

ایک لڑکے کے کندھوں پر کلمہ طیبہ

حکایت نمبر ۱۴۔ بعض مؤرخین نے فرمایا کہ ہم نے خراسان کے بعض شہروں میں ایک بچہ دیکھا جس کے ایک کندھے پر
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اور دوسرے پر
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط
لکھا ہوا تھا۔

بکری کے بچہ کے ماتھے پر اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حکایت نمبر ۱۵۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ہجری ۴۷۶ میں میری بکری نے بچہ دیا جس کا رنگ کالا تھا اور اس کے ماتھے پر ایک سفید رنگ کا دائرہ تھا جس میں انتہائی خوشخطی کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا تھا۔

آنکھ میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

حکایت نمبر ۱۶۔ بعض حضرات نے ذکر کیا کہ ہم نے افریقہ میں ایک شخص کو دیکھا تھا جس کی دائیں آنکھ کی سفیدی میں نیچے کی جانب سرخ حرفوں میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط
لکھا ہوا تھا۔

بکری کے بھنے ہوئے بچہ کے ماتھے پر کلمہ طیبہ

حکایت نمبر ۱۷۔ امام العارفین حضرت سیدی الشیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک شخص بکری کے بچہ کا سر لے کر آیا اس نے اس کا گوشت بھون کر کھا لیا تھا اسکی پیشانی پر قلم قدرت سے یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے :

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے آپکو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا ہے آپ کے سبب جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے، آپ کے سبب سے جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے۔

پتھر پر عبرانی زبان میں کلمہ پاک

حکایت نمبر ۱۸۔ حضرت محدث زہری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بلقا میں ایک پتھر دیکھا جس پر عبرانی زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا میں نے عبرانی جاننے والے ایک بزرگ سے اس کے پڑھنے کے متعلق کہا تو وہ پڑھ کر ہنس دیئے اور بولے

اَمْرٌ عَجِیْبٌ مَکْتُوْبٌ عَلَیْہِ بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ جَآءَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط وَکَتَبَہٗ مُوْسٰی ابْنُ عِمْرَانَ ۔

یہ عجیب چیز ہے اس پر لکھا ہے الٰہی تیرے نام سے شروع کرتا ہوں عربی زبان میں تیرے رب کی طرف سے حق آ گیا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسے موسیٰ بن عمران نے لکھا ہے۔

ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ اکتوبر ۹۹ء کا ایک مضمون

گوجرانوالہ: ۲ ستمبر ۹۹ء محمد باقر حسین ولد جعفر حسین صادق روڈ سلطان پورہ کے ہاں جب تربوز کاٹا گیا تو اس میں بہت خوشخط نمایاں طور پر قلم قدرت سے "محمد" لکھا ہوا نظر آیا جس کی بکثرت لوگوں نے زیارت کی اور اسے اسلام کی حقانیت کی دلیل قرار دیا۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۱۵ ستمبر ۹۹)

لیہ: میں آم کے درخت کے پتے پر "یا محمد" لکھا ہوا پایا گیا دیکھنے والوں نے آنکھوں کا نور اور دل کا سرور حاصل کیا فوٹو کاپی درج ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ حاجی دلدار احمد معین نظامی کلاتھ ہاؤس صدر بازار لیہ۔

بوریوالہ: روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۲ ستمبر کی اشاعت میں ایک تصویر شائع ہوئی جس کے نیچے لکھا ہے "بوریوالہ کے کانسٹیبل کی بکری کے بچہ کے جسم پر اسم "محمد" لکھا ہوا ہے۔

سرگودھا: گذشتہ ماہ رمضان میں بیسویں روزہ کو میں نے لکڑی کے ایک کِلّہ کے اوپر عجیب قسم کی بنی ہوئی لکیروں

کی طرف غور سے دیکھا تو اس لکڑی کے کِلّے پر دو جگہ لفظ "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا تھا۔ میں نے اسے دھو کر رکھ لیا اور جس جگہ یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے اِتنی جگہ کو کاٹ کر محفوظ کر لیا ہے۔ اور الحمدللہ لکڑی کا وہ ٹکڑا میرے پاس محفوظ ہے۔

(حافظ ارشد منیر قادری شمشیر ٹاؤن گلی ۴ مکان ۱۵۳ سرگودھا)

چھانگا مانگا: خدا کی قدرت کچھوے کی کھال پر مقدس نام اللہ، محمد، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) اُبھر پڑے۔ تفصیلات کے مطابق چھانگا مانگا کے نواحی گاؤں میں ایک شخص مستری نذیر احمد کھیتی باڑی کا کام کرتا ہے وہ اپنے کھیت کو پانی لگا رہا تھا کہ اچانک پانی والی کھال سے ایک کچھوے کو دیکھا کہ اس کی کھال پر اسم مبارک اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم حسن و حسین اُبھرے ہوئے ہیں۔ (روزنامہ چٹان یکم اگست)

اسلام آباد: کرشمۂ قدرت ایک آم کے درخت کے ایک پتے پر سرکار دو عالم آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی "یا محمد" واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔ عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہزاروں کی تعداد میں اس مبارک پتے کا دیدار کر چکے ہیں۔ بطور ثبوت اگر کوئی شخص اس مبارک پتے کا دیدار کرنا چاہے تو خیابان سرسید سیکٹر نمبر ۳ نزد نوری مسجد آستانہ عالیہ قادری قلندر ۱۸۸ ڈی۔

چنیوٹ : دیہہ شیخ میں ۲۴ جنوری ۹۹ء مغرب و عصر کے درمیان جامع مسجد محمدی کے متصل محمد بشیر بھٹی کی بیوی روٹیاں پکا رہی تھی۔ جب پہلی ہی روٹی خاتون نے پکا کر نیچے اتاری اور بچہ عمر تقریباً ۱۰ سال روٹی کھانے لگا تو اس نے شور برپا کر دیا کہ امی دیکھو روٹی پر قدرتی طور پہ نام "محمد" لکھا ہوا ہے جس کی سینکڑوں آدمیوں نے زیارت کی۔

علی پور چٹھہ : میں بھی ایک آم پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھا ہوا ظاہر ہوا۔

خانیوال : جو ہڑ ہٹہ تحصیل کبیر والا میں ایک بکرا ہے جس کے پیٹ پر قلم قدرت سے "یا محمد" لکھا ہے بہت با ادب طریقہ سے انہوں نے پالا ہے۔ لوگ زیارت کے لئے آتے رہتے ہیں۔

درود اسم اعظم

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

یہ درود شریف کم از کم ۱۰۰ مرتبہ اپنا معمول بنا لیجئے پھر اسکی برکات دیکھئے کہ دین و دنیا کے ہر کام میں کامیابی آپکے قدم چومے گی ناکامی کی بادِ خزاں آپکے لاکھوں میل دور سے کبھی بھول کر بھی نہ گزرے گی۔